بیویوں کے حُقُوق کی ادائیگی اور اُن سے حُسنِ سُلوک پر اُبھارنے والی فکر انگیز تحریر

شوہر کو کیسا ہونا چاہیے؟

- بیوی کے حُقُوق کی اہمیت 05
- بیوی سے حُسنِ سُلوک کے مُتعلِّق فرامین 07
- بداَخلاق بیوی اور صابِر شوہر 12
- شوہر پر عورت کے حُقُوق 18
- نظامِ فِطرت بدلنے کا انجام 21
- اگر اِختِلاف بڑھ جائے تو کیا کرے 35
- شادی شُدہ اسلامی بھائیوں کیلئے 19 مدنی پھول 42

پیش کش: مرکزی مجلسِ شوریٰ
(دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

شوہر کو کیسا ہونا چاہئے؟[1]

دُرُود شریف کی فضیلت

رحمتِ عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ معظم ہے: تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر درودِ پاک پڑھ کر آراستہ کرو، تمہارا درود پڑھنا قیامت کے روز تمہارے لئے نور ہو گا۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شوہر پر بیوی کے احسانات

ایک شخص امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بارگاہ میں اپنی بیوی کی شکایت لے کر حاضر ہوا۔ جب دروازے پر پہنچا تو ان کی زوجہ

1... مبلغ دعوتِ اسلامی و نگرانِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حضرت مولانا حاجی ابو حامد محمد عمران عطاری مُدَّ ظِلُّہُ الْعَالِی نے یہ بیان ۲۱ ربیع الثانی ۱۴۳۲ ہجری بمطابق 26 مارچ 2011 عیسوی بروز ہفتہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں فرمایا۔ یکم ربیع الثانی ۱۴۲۸ ہجری بمطابق 19 اپریل 2007 عیسوی کو فیضانِ مدینہ میں کیا گیا ایک اور بیان "گھر کا افسر" اسی میں ضَمّ کر کے ضروری ترمیم و اضافے کے بعد ۳ صفر المظفر ۱۴۳۵ ہجری بمطابق 26 نومبر 2014 عیسوی کو تحریری صورت میں پیش کیا جارہا ہے۔ (شعبہ رسائلِ دعوتِ اسلامی مجلس المدینۃ العلمیۃ)

2... مسند الفردوس، ۳/ ۴۱۷، حدیث: ۳۱۴۸

www.dawateislami.net

حضرت اُمِّ کلثوم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی (غصے کی حالت میں) بلند آواز سے گفتگو کرنے کی آواز سنائی دی۔ جب اس شخص نے یہ ماجرا دیکھا تو یہ کہتے ہوئے واپس لوٹ گیا کہ میں اپنی بیوی کی شکایت کرنے آیا تھا لیکن یہاں تو خود امیرُ المؤمنین بھی اسی مسئلے سے دوچار ہیں۔ بعد میں حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس شخص کو بُلوا کر آنے کی وجہ پوچھی۔ اس نے عرض کی: حضور! میں تو آپ کی بارگاہ میں اپنی بیوی کی شکایت لے کر آیا تھا مگر جب دروازے پر آپ کی زوجہ محترمہ کی گفتگو سنی تو میں واپس لوٹ گیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا کہ میری بیوی کے مجھ پر چند حقوق ہیں جن کی بناء پر میں اس سے درگزر کرتا ہوں۔

❀ وہ مجھے جہنم کی آگ سے بچانے کا ذریعہ ہے، اس کی وجہ سے میرا دل حرام کی خواہش سے بچا رہتا ہے۔ ❀ جب میں گھر سے باہر ہوتا ہوں تو وہ میرے مال کی حفاظت کرتی ہے۔ ❀ میرے کپڑے دھوتی ہے۔ ❀ میرے بچے کی پرورش کرتی ہے۔ ❀ میرے لئے کھانا پکاتی ہے۔

یہ سُن کر وہ شخص بے ساختہ بول اُٹھا کہ یہ تمام فوائد تو مجھے بھی اپنی بیوی سے حاصل ہوتے ہیں، مگر افسوس! میں نے اُس کی اِن خدمات اور احسانات کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے کبھی اُس کی کوتاہیوں سے درگزر نہیں کیا، آج کے بعد میں بھی درگزر سے کام لوں گا۔ (1)

---

1 ... تنبیہ الغافلین، باب حق المراۃ علی الزوج، ص ۲۸۰ ملخصاً

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مَردوں اور عورتوں کو جنسی بے راہ روی اور وسوسۂ شیطانی سے بچانے نیز نَسْلِ انسانی کی بقاو بڑھوتری اور قلبی سکون کی فراہمی کے لئے اُنہیں جس خوبصورت رشتے کی لڑی میں پرویا ہے وہ رشتۂ اِزْدِواج کہلاتا ہے۔ یہ رِشتہ جتنا اہم ہے اُتنا ہی نازک بھی ہے کیونکہ ایک دوسرے کی خلافِ مِزاج باتیں برداشت نہ کرنے، درگزر سے کام نہ لینے اور ایک دوسرے کی اچھائیوں کو نظر انداز کرکے صرف کمزوریوں پر نظر رکھنے کی عادت زندگی میں زہر گھول دیتی ہے جس کے نتیجے میں گھر جنگ کا میدان بن جاتا ہے جبکہ باہمی تعاوُن، خُلوص، چاہت، درگُزر اور تحمل مِزاجی زندگی میں خُوشیوں کے رنگ بکھیر دیتے ہیں۔ بیان کردہ واقعہ میں حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنی گُفتار اور اپنے عملی کردار کے ذریعے بیوی کی شکایت لے کر آنے والے شخص پر یہ بات واضح کردی کہ ایک شوہر کو کیسا ہونا چاہیے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اُس شخص کو جو مدنی پھول عطا فرمائے ان سے یہی درس ملتا ہے کہ شوہر کو عفوو درگزر، بُردباری، تحمل مزاجی اور وسیع ظرفی جیسی خوبیوں کا پیکر ہونا چاہیے۔ واقعی اگر شوہر اپنی بیوی کی اچھائیوں اور اس کے احسانات پر نظر رکھے اور معمولی غلطیوں پر اس سے درگزر کرے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ اس کا گھر خوشیوں کا گہوارہ نہ بن سکے۔ مگر افسوس! آج کل میاں بیوی کے درمیان ناچاقیوں اور لڑائی جھگڑوں کا مرض تقریباً ہر گھر میں سرایت کرچکا ہے جس کے سبب گھر گھر میدانِ جنگ بن چکا ہے۔ دراصل ہم میں سے ہر ایک یہ چاہتا

www.dawateislami.net

ہے کہ میرے حُقُوق پورے کئے جائیں اور یہ بھول جاتا ہے کہ دوسروں کے بھی کچھ حُقُوق ہیں جنہیں ادا کرنا مجھ پر لازم ہے۔ بس یہیں سے نااِتّفاقی کی آگ شُعلہ زَن ہوتی ہے جو بڑھتے بڑھتے لڑائی جھگڑے کا روپ دھار کر قلبی چین وسکون کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے۔ اگر میاں بیوی میں سے ہر ایک دوسرے کے حُقُوق ادا کرے اور اپنے حُقُوق کے معاملے میں نرمی سے کام لے تو گھر امن وسکون کا گہوارہ بن جائے۔

گھر کی خوشحالی میں شوہر کا کردار

گھر کو امن اور خُوشیوں کا گہوارہ بنانے میں شوہر کا کردار بہت ہی اہم ہے۔ اگر وہ اپنی ذمّہ داریاں اچھے طریقے سے نہیں نبھائے گا اور بیوی کے حُقُوق پورے نہیں کرے گا تو اُس کے گھر میں خُوشیوں کے پھول کیسے کھلیں گے؟ اللہ رَبُّ العالمین جَلَّ جَلَالُہٗ نے بیویوں کے حُقُوق سے مُتَعَلِّق قرآنِ مجید فُرقانِ حمید میں ارشاد فرمایا:

وَ لَهُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (پ۲، البقرۃ:۲۲۸) ترجَمۂ کنزالایمان: اور عورتوں کا بھی حق ایسا ہی ہے جیسا ان پر ہے شرع کے مُوافق۔

یعنی جس طرح عورتوں پر شوہروں کے حُقُوق کی ادا واجب ہے اسی طرح شوہروں پر عورتوں کے حُقُوق کی رعایت لازم ہے۔[1] امام ابوعبدُاللہ محمد بن احمد بن ابو بکر قُرطُبی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: حُقُوقِ زوجیّت میں سے عورتوں کے حُقُوق مردوں پر اُسی طرح واجب ہیں جس طرح مردوں کے حُقُوق

1 ... خزائن العرفان، پ ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۲۸

www.dawateislami.net

عورتوں پر واجب ہیں اِسی لئے حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: بلاشُبہ میں اپنی بیوی کے لئے زینت اختیار کرتا ہوں جس طرح وہ میرے لئے بناؤ سنگھار کرتی ہے اور مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں وہ تمام حُقُوق اچھی طرح حاصل کروں جو میرے اُس پر ہیں اور وہ بھی اپنے حُقُوق حاصل کرے جو اس کے مجھ پر ہیں۔ کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:﴿ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ﴾(اور عورتوں کا بھی حق ایسا ہی ہے جیسا اُن پر ہے شرع کے مُوافق) اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہی سے یہ بھی مروی ہے کہ بیویوں کے ساتھ اچھی صحبت اور بہترین سُلوک خاوندوں پر اسی طرح لازم ہے جس طرح بیویوں پر ہر اُس (جائز) کام میں خاوندوں کی اطاعت واجب ہے جس کا وہ اُنہیں حکم دیں۔ [1]

بیوی کے حُقُوق کی اہمیت

بہر حال شرعی اور اَخلاقی ہر لحاظ سے بیویوں کے حُقُوق بھی بہت زیادہ اہمیت کے حامل ہیں اور شوہر کو اُن کا خیال رکھنا چاہئے علاوہ ازیں بیوی کے جائز مُطالبات کو پورا کرنے اور جائز خواہشات پر پورا اُترنے کی بھی حتی المقدور کوشش کرنی چاہئے۔ جس طرح شوہر یہ چاہتا ہے کہ اُس کی بیوی اُس کے لئے بن سنور کر رہے اِسی طرح اُسے بھی بیوی کی فطری چاہت کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے اُس کی دِلجوئی کے لئے لباس وغیرہ کی صفائی ستھرائی کی طرف خاص توجّہ دینی چاہئے خواہ وہ زبان سے اِس بات کا

1... تفسیر قرطبی، پ ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۲۸، ۲/ ۹۶

www.dawateislami.net

اِظہار کرے یا نہ کرے۔

سرکارِ مدینہ، سُرورِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشاد ہے کہ تم اپنے کپڑوں کو دھوؤ اور اپنے بالوں کی اِصلاح کرو اور مسواک کرکے زینت اور پاکی حاصل کرو کیونکہ بنی اسرائیل ان چیزوں کا اہتمام نہیں کرتے تھے اسی لئے اُن کی عورتوں نے بدکاری کی۔ (1)

پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک بکھرے ہوئے بالوں والے شخص کو دیکھا تو فرمایا: کیا اِس کو کوئی ایسی چیز (تیل کنگھی) نہیں ملتی جس سے اپنے بالوں کو سنوار لے۔ ایک اور شخص کو دیکھا جس نے میلے کپڑے پہنے ہوئے تھے فرمایا: کیا اِسے پانی نہیں ملتا جس سے اپنے کپڑوں کو دھو لیا کرے؟ (2)

نظافت کا خصوصی اہتمام

طہارت اور صفائی کے حوالے سے خود سرکارِ دوعالم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کا طرزِ عمل بھی بے مثال اور قابلِ تقلید ہے۔ حضرت سَیِّدُنا شُریح بن ہانی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے دریافت کیا کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم جب کاشانۂ اَقْدس میں داخل ہوتے تو سب سے پہلے کیا کام کرتے تھے؟ فرمایا: آپ

1... جامع صغیر، ص۷۸، حدیث: ۱۲۱۸

2... ابوداود، کتاب اللباس، باب فی غسل الثوب...الخ، ۴/۷۲، حدیث: ۴۰۶۲

www.dawateislami.net

سب سے پہلے مسواک کیا کرتے تھے۔[1]

اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا فرماتی ہیں کہ میں نے اپنے سر تاج صاحبِ معراج صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کو کبھی بھی میلی کچیلی حالت میں نہیں دیکھا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم ایک دن چھوڑ کر دوسرے دن سر میں تیل لگانا پسند فرماتے تھے نیز فرماتے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ میلے کچیلے بکھرے ہوئے بال والے شخص کو ناپسند فرماتا ہے۔[2]

معلوم ہوا کہ شوہر کو طہارت اور صفائی ستھرائی کا بہت زیادہ اہتمام کرنا چاہئے اور حتی الامکان اپنی بیوی کی توقّعات پر پورا اُترنے اور اُس سے حُسنِ سُلوک رَوا رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے تاکہ زندگی کی گاڑی شاہراہِ حیات پر کامیابی سے گامزن رہے۔ آیئے بیویوں کے حق میں شوہروں کو نصیحت کے مدنی پھولوں پر مشتمل 5 فرامینِ مصطفٰے ملاحظہ کیجئے۔

بیوی سے حُسنِ سلوک کے متعلق فرامینِ مصطفٰے

1. ”خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ وَاَنَا خَیْرُکُمْ لِاَھْلِیْ“ تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنی بیوی کے حق میں بہتر ہو اور میں اپنی بیوی کے حق میں تم سب سے بہتر ہوں۔[3]

1... مسلم، کتاب الطہارۃ، باب السواک، ص ۱۵۲، حدیث: ۲۵۳

2... شعب الایمان، باب فی الملابس والزی... الخ، ۱۶۸/۵، حدیث: ۶۲۲۶

3... ابن ماجہ، ابواب النکاح، باب حسن معاشرۃ النساء، ۴۷۸/۲، حدیث: ۱۹۷۷

www.dawateislami.net

2. ”لَا یَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً اِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا اٰخَرَ“ کوئی مُسلمان مرد (شوہر) کسی مُسلمان عورت (بیوی) سے نفرت نہ کرے اگر اُس کی ایک عادت ناپسند ہے تو دوسری پسند ہو گی۔[1]

3. تم میں سے کوئی شخص اپنی عورت کو نہ مارے جیسے غلام کو مارتا ہے پھر دن کے آخر میں اس سے صحبت کرے گا۔[2]

4. عورتوں کے بارے میں بھلائی کی وصیت قبول کرو۔ وہ پسلی سے پیدا کی گئی ہیں اور پسلیوں میں سب سے زیادہ ٹیڑھی اوپر والی پسلی ہے اگر تم اُسے سیدھا کرنے چلے تو توڑ دو گے اور اگر اُسے چھوڑ دو تو وہ ٹیڑھی ہی رہے گی پس تم عورتوں کے بارے میں بھلائی کی وصیت قبول کرو۔[3]

5. عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے، وہ تمہارے لئے کبھی سیدھی نہیں ہو سکتی اگر تم اس سے فائدہ اُٹھانا چاہتے ہو تو اُس کے ٹیڑھے پن کے باجود اس سے فائدہ اٹھا لو اور اگر سیدھا کرنا چاہو گے تو اسے توڑ دو گے اور اس کا توڑنا طلاق ہے۔[4]

بے عیب بیوی ملنا ناممکن ہے

حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان حدیثِ پاک نمبر 2 کے تحت لکھتے

1... مسلم، کتاب الرضاع، باب الوصیة بالنساء، ص۷۷۵، حدیث: ۱۴۶۹

2... بخاری، کتاب النکاح، باب مایکرہ من ضرب النساء، ۳/۴۶۵، حدیث: ۵۲۰۴

3... بخاری، کتاب النکاح، باب الوصاۃ بالنساء، ۳/۴۵۷، حدیث: ۵۱۸۶

4... مسلم، کتاب الرضاع، باب الوصیة بالنساء، ص۷۷۵، حدیث: ۱۴۶۸

www.dawateislami.net

ہیں: سُبْحٰنَ اللّٰہ کیسی نفیس تعلیم! مقصد یہ ہے کہ بے عیب بیوی ملنا ناممکن ہے، لہٰذا اگر بیوی میں دو ایک برائیاں بھی ہوں تو اسے برداشت کرو کہ کچھ خوبیاں بھی پاؤ گے۔ یہاں (صاحبِ) مرقات نے فرمایا: جو بے عیب ساتھی کی تلاش میں رہے گا وہ دُنیا میں اکیلا ہی رہ جائے گا، ہم خود ہزار ہا برائیوں کا سَرچشمہ ہیں، ہر دوست عزیز کی برائیوں سے درگزر کرو، اچھائیوں پر نظر رکھو، ہاں! اِصلاح کی کوشش کرو، بے عیب تو رسولُ اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ہیں۔ [1]

عمدہ نظریہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہر شخص اپنے اِرد گرد کے ماحول پر نظر ڈالے اور غور کرے تو اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتا کہ زندگی کے مختلف مراحل میں قدم قدم پر اُسے جس جس چیز کی ضرورت پڑتی یا جس جس فرد سے واسطہ پڑتا ہے وہ تمام کی تمام چیزیں یا سارے کے سارے افراد اس کے مزاج پر پورا نہیں اترتے بلکہ یہ کہنا بے جا نہیں ہو گا کہ اکثر مزاج کے خلاف ہی ہوتے ہیں، ملک ہو یا شہر، محلہ ہو یا بازار، آفس ہو یا گھر، ہمسائے ہوں یا رشتہ دار نجانے کن کن سے وہ بیزار اور کون کون خود اس سے بیزار ہوتا ہے مگر اِس کے باوجود مُروّت، مجبوری یا حکمتِ عملی کے باعث سمجھوتے اور برداشت سے کام لیتے ہوئے ایک دوسرے سے روابط برقرار رکھتے ہیں اور تعلقات کی دیوار میں دراڑ نہیں آنے دیتے بالکل اسی طرح اشیاء کا معاملہ

1... مراٰۃ المناجیح، ۵/۸۷

www.dawateislami.net

ہے کہ کھانے پینے سے لے کر استعمال کرنے تک کی نجانے کتنی چیزیں ایسی ہیں جو ہر لحاظ سے آپ کی سوچ، خواہش اور معیار کے عین مطابق نہیں ہوتیں لیکن وہ آپ کی ضرورت ہیں اِس لئے آپ کسی صورت اُنہیں چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ ذرا سوچئے! جب آپ دُنیا کی کئی چیزوں کو بے شُمار عُیُوب و نقائص کے باوجود اپناتے ہیں تو پھر یہ دوہرا معیار اُس ہستی کے لئے کیوں جو آپ کی رفیقۂ حیات، زندگی کی اہم ضرورت اور آپ کی تمام تر ضروریات کا خیال رکھنے والی ہے ؟ کیا اِس لئے کہ آپ اُس کے حاکم و افسر ہیں جس طرح چاہیں اُس کے ساتھ سُلوک کریں؟ کیا صرف آپ ہی اُس کے حاکم ہیں کوئی آپ کا حاکم نہیں؟ کیا صرف بیوی ہی شوہر کو جواب دہ ہے شوہر کسی کو جواب دہ نہیں؟ یاد رکھئے! اگر اُس پر آپ کا حکم چلتا ہے تو آپ پر بھی احکم الحاکمین جَلَّ جَلَالُہٗ کا حکم چلتا ہے، اگر آج گھر کی چار دیواری میں بات بات پر ناجائز طور پر اُسے ذلیل کریں گے تو کہیں ایسا نہ ہو کہ کل قیامت کے دن محشر کے کھلے میدان میں سب کے سامنے آپ کو بھی ذِلّت و رُسوائی کا سامنا کرنا پڑے۔ اور پھر یہ بھی تو سوچئے کہ جب وہ آپ کی کئی خلافِ مزاج باتوں اور عادتوں کو خاموشی سے سہہ لیتی ہے تو کیا آپ اُس کی چند عادتوں پر صبر نہیں کر سکتے . . . ؟ کیا آپ اُس کی چھوٹی چھوٹی خطاؤں پر اُسے معاف نہیں کر سکتے . . . ؟ کیا آپ اس کی بے شمار خدمتوں کا صلہ عفو و درگزر کی صورت میں نہیں دے سکتے . . . ؟ کیا خبر یہی معافی کل بروزِ قیامت آپ کے گناہوں کی معافی کا سبب بن جائے۔ آیئے اس ضمن میں ایک ایمان

www.dawateislami.net

افروز حکایت ملاحظہ کیجئے۔

بیوی کی خطا معاف کرنے کا انعام

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 472 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''بیاناتِ عطّاریہ'' حصّہ دُوُم کے صَفْحَہ 164 پر ہے: ایک آدمی کی بیوی نے کھانے میں نمک زیادہ ڈال دیا۔ اُسے غُصّہ تو بہُت آیا مگر یہ سوچتے ہوئے وہ غُصّے کو پی گیا کہ میں بھی تو خطائیں کرتا رہتا ہوں اگر آج میں نے بیوی کی خطا پر سختی سے گرفت کی تو کہیں ایسا نہ ہو کہ کل بروزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی میری خطاؤں پر گرفت فرمالے۔ چُنانچِہ اُس نے دل ہی دل میں اپنی زَوجہ کی خطا مُعاف کر دی۔ اِنتِقال کے بعد اس کو کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ اُس نے جواب دیا کہ گناہوں کی کثرت کے سبب عذاب ہونے ہی والا تھا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: میری بندی نے سالن میں نمک زیادہ ڈال دیا تھا اور تم نے اُس کی خطا مُعاف کر دی تھی، جاؤ میں بھی اُس کے صلے میں تم کو آج مُعاف کرتا ہوں۔

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! دیکھا آپ نے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کس قدر وسیع ہے کہ ایک ایسا شخص جو کثرتِ عصیاں کے سبب گرفتارِ عذاب ہونے ہی والا تھا اُس کے تمام قُصور صرف اس لئے معاف کر دیئے گئے کہ اُس نے اپنی زوجہ کا ایک چھوٹا سا قُصور معاف کر دیا تھا، اگر ہم میں سے ہر شخص اپنی زوجہ کی غلطیوں اور بداخلاقیوں پر صبر کرنے لگے تو نہ صرف گھر میں چاہت وامن اور باہمی اتّفاق کی فضا قائم ہو جائے

www.dawateislami.net

گی بلکہ نامۂ اعمال میں بھی نیکیوں کا انبار لگ جائے گا۔

صبرِ ایوب علیہ السلام کی مثل ثواب

حُسنِ اخلاق کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنی بیوی کے بُرے اَخلاق پر صبر کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے حضرت ایُّوب عَلَیْہِ السَّلَام کے مصیبت پر صبر کرنے کی مثل اَجر عطا فرمائے گا اور اگر عورت اپنے شوہر کے بُرے اَخلاق پر صبر کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے فرعون کی بیوی آسیہ کے ثواب کی مثل اَجر عطا فرمائے گا۔(1)

بد اخلاق بیوی اور صابر شوہر

منقول ہے کہ ایک مرتبہ شیخ ابو لحسن خِرْقانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی وِلایت کا شُہرہ سُن کر مشہور فلسفی بُو علی سینا آپ سے ملاقات کرنے کے لئے خِرْقان پہنچا۔ جب آپ کے گھر جا کر آپ کی بیوی سے پوچھا کہ شیخ کہاں ہیں؟ تو اندر سے جواب آیا کہ تم ایک زِندیق (بے دین) اور جھوٹے شخص کو شیخ کہتے ہو! مجھے نہیں معلوم کہ شیخ کہاں ہیں البتہ میرا شوہر جنگل سے لکڑیاں لانے گیا ہے۔ یہ سُن کر بو علی سینا کو طرح طرح کے خیالات آنے لگے کہ جب آپ کی بیوی ہی اِس قسم کی باتیں کرتی ہے تو نہ معلوم آپ کا کیا مرتبہ ہے۔ اگرچہ میں نے بہت تعریف سنی ہے مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ ایک معمولی انسان ہیں۔ پھر جب وہ آپ کو تلاش کرتے ہوئے جنگل کی

1 ... کتاب الکبائر، الکبیرۃ السابعۃ والاربعون، ص ۲۰۶

www.dawateislami.net

طرف روانہ ہوا تو دیکھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ شیر کی کمر پر لکڑیاں لادے تشریف لارہے ہیں۔ یہ منظر دیکھ کر بُو علی سینا بہت حیران ہوا اور قدم بوس ہو کر عرض کرنے لگا: حضور! اللہ تعالیٰ نے تو آپ کو ایسا بلند مقام عطا فرمایا ہے لیکن آپ کی بیوی آپ کے مُتعَلّق بہت بری باتیں کہتی ہے آخر اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جواب دیا کہ اگر میں ایسی بیوی کا بوجھ برداشت نہ کرتا تو پھر یہ شیر میرا بوجھ کیونکر اٹھاتا۔[1] (یعنی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے بیوی کی زبان درازی پر صبر کرتا ہوں تو اللہ تعالیٰ نے جنگل کے شیر کو بھی میرا اطاعت گزار بنا دیا ہے)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اُسوۂ حسنہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے میٹھے میٹھے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ مبارکہ ہم سب کے لئے مشعلِ راہ اور بہترین نمونہ ہے زندگی کا کوئی پہلو ایسا نہیں جس کے بارے میں ہمیں آپ سے رہنمائی نہ ملی ہو حتی کہ ایک مرد کو مثالی شوہر بننے کے لئے جن خصوصیات کی ضرورت ہے وہ تمام باتیں بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ مبارکہ سے سیکھی جاسکتی ہیں۔

نبیِ اکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کی دِلجوئی کیلئے ان کے ساتھ کبھی کبھار خُوش طبعی بھی فرمایا کرتے تھے۔ جیسا کہ،

1... تذکرۃ الاولیاء، ص ۳۱۱ ملخصاً

www.dawateislami.net

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سے مروی ہے کہ آپ کسی سفر میں اپنے سرتاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھیں فرماتی ہیں کہ میں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ دوڑ لگائی تو میں دوڑنے میں آگے نکل گئی پھر (کچھ عرصہ بعد) جب میں ذرا بھاری ہوگئی تو آپ نے دوڑ لگائی تو آپ مجھ سے آگے بڑھ گئے پھر فرمایا یہ اُس جیت کا بدلہ ہوگیا۔[1]

حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یہ ہے اپنی ازواجِ پاک سے اَخلاق کا برتاؤ۔ ایسے اَخلاق سے گھر جنّت بن جاتا ہے، مسلمان یہ اَخلاق بھول گئے، خیال رہے کہ اُمُّ المؤمنین عائشہ صدّیقہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا) لڑکپن میں حضور (سرورِ دوعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے نکاح میں آئیں جب کہ حضور (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کی عمر شریف پچاس سال کے قریب تھی، اِسقدر تفاوُتِ عُمر (عُمر میں فرق) کے باوجود آپ کبھی نہ گھبرائیں۔ کیوں؟ اِن اخلاقِ کریمانہ کی وجہ سے۔[2] معلوم ہوا کہ شوہر کو اپنی زوجہ کے ساتھ موقع کی مناسبت سے خُوش طبعی بھی کرنی چاہیے اس میں کوئی مضائقہ نہیں بلکہ اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ یہی چیز باعثِ ثواب بھی بن سکتی ہے۔ مگر بعض لوگ بے رُخی، روکھے پن یا خشک مزاجی پر اپنی سنجیدگی کی بنیاد رکھتے ہیں اور شاید یہ سوچتے ہیں کہ ہماری اک ذرا سی مسکراہٹ یا معمولی سی خُوش طبعی ہماری سنجیدگی کی عمارت کو زمین بوس کردے گی

1... ابوداود، کتاب الجهاد، باب فی السبق علی الرجل، ۳/۴۲، حدیث: ۲۵۷۸

2... مراٰۃ المناجیح، ۵/۹۶

www.dawateislami.net

حالانکہ یہ ان کی خام خیالی ہے کیونکہ کبھی کبھار مِزاح(خُوش طبعی) کرنا نہ صرف جائز ہے بلکہ حُسنِ اخلاق کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتِ مُبارکہ بھی ہے البتہ مِزاح کی کثرت انسان کی ہیبت کو ختم کر دیتی ہے اور ایسی خُوش طبعی جو جھوٹ یا کسی کی دل آزاری پر مبنی ہو وہ حرام ہے۔خُوش طبعی کے علاوہ سرورِ کونین، رحمتِ دارین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عاداتِ کریمہ میں سے یہ بھی ہے کہ آپ گھر کے بعض کام خود اپنے ہاتھوں سے کر لیا کرتے تھے۔ چنانچہ،

گھریلو کام کرنا سنت ہے

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سے سوال ہوا کہ کیا نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گھر میں کام کرتے تھے؟ فرمایا:ہاں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے نعلین مبارک خود گانٹھتے، اور کپڑوں میں پیوند لگاتے اور وہ سارے کام کیا کرتے تھے جو مرد اپنے گھروں میں کرتے ہیں۔(1)

اس روایت میں شوہروں کے لئے گھریلو معاملات سے مُتعَلّق بے شُمار مدنی پھول موجود ہیں۔ عموماً گھر میں شوہر کا مزاج اپنی بیوی پر حکم چلانے کا ہوتا ہے۔ معمولی کام کے لئے بھی اسے تنگ کیا جاتا ہے، حالانکہ کئی کام شوہر بہ آسانی خود بھی کر سکتا ہے لیکن ذرا سا ہلنا وہ اپنی شان کے خلاف سمجھتا ہے اور تو اور اگر بیوی اس کے وہ کام کر بھی دے تو سو سو نخرے کرتا، طرح طرح کے نَقص نکالتا اور خوامخواہ اس کے چکّر

1... مسند امام احمد، ۹/ ۵۱۹، حدیث: ۲۵۳۹۶

www.dawateislami.net

لگواتا ہے مثلاً کھانا سامنے رکھا جائے تو نمک یا مرچ مصالحے کے کم زیادہ ہونے پر تبصرہ آرائی کرنے لگتا ہے اور اگر سب برابر ہوں تو ذائقے کے بارے میں نکتہ چینی پر اُتر آتا ہے اور اگر اِس کی بھی گنجائش نہ ہو تو پھر اِس طرح کی باتیں بناتا ہے "وہ کیوں نہیں پکایا؟ یہ کیوں پکالیا؟ اس کا تو دل ہی نہیں چاہ رہا، لے جاؤ میرے سامنے سے اُٹھاکر، میرے لئے ابھی ابھی فلاں چیز پکادو" وغیرہ وغیرہ اسی طرح اگر کپڑوں پر استری کردی جائے تو کہتا ہے یہ والا جوڑا کیوں استری کردیا؟ یہ نہیں پہنوں گا ابھی ابھی فلاں جوڑا استری کردو، پانی پیش کیا جائے تو کہتا ہے میں اس گلاس میں نہیں پیؤں گا کانچ کے گلاس میں لے کر آؤ، کانچ کے گلاس میں دیا جائے تو کہتا ہے اسقدر ٹھنڈا یا اتنا گرم پانی کیوں لے آئی؟ جاؤ اور اس میں دوسرا پانی ملا کر لاؤ، یوں بلاوجہ بیوی کو دوڑاتا رہتا ہے۔ اے کاش! ہم پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اداؤں سے کچھ سیکھنے اور ان پر عمل کرنے میں کامیاب ہو جائیں اور گھر میں چاہت و خلوص بھرا ماحول قائم کرنے کی غرض سے حتی الامکان اپنے کام اپنے ہاتھوں سے کرنے کے علاوہ اہلِ خانہ کا ہاتھ بٹانے کی بھی کوشش کیا کریں۔ اس سے نہ صرف بیوی کے دل میں شوہر کی محبت بڑھے گی بلکہ اسے گھر میں اپنائیت کا احساس ہوگا۔ البتہ ایسا نہ ہو کہ سارے کام شوہر اپنے سر پر اٹھالے کیونکہ بِلاضرورت کیا جانے والا تعاوُن بیوی کو سُست اور کاہل بنا سکتا ہے۔ بہر حال شوہر کو چاہئے کہ بیوی کو فقط اپنی خدمت کے فضائل ہی نہ سناتا رہے بلکہ جہاں تک ممکن ہو خود بھی بیوی کی خدمت کرے

www.dawateislami.net

کہ اس میں شوہر کے لئے اجر وثواب ہے۔ چنانچہ،

حضرت سَیِّدُنا عِرباض بن ساریہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سنا: جب کوئی شخص اپنی بیوی کو پانی پلاتا ہے تو اسے اس کا اجر دیا جاتا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر میں اپنی بیوی کے پاس آیا اور اسے پانی پلایا پھر اُسے بھی وہ حدیث پاک سُنائی جو میں نے رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سُنی تھی۔[1]

گھر میں بچے کی طرح اور قوم میں مرد بن کر رہو

خلیفۂ دوم امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے سخت مزاج ہونے کے باوجود فرمایا: آدمی کو اپنے گھر میں بچے کی طرح رہنا چاہئے اور جب اُس سے دینی امور میں سے کوئی چیز طلب کی جائے جو اُس کے پاس ہو تو اُسے مرد پایا جائے۔ حضرت سَیِّدُنا لقمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: عقل مند کو چاہئے کہ گھر میں بچے کی طرح اور لوگوں میں مردوں کی طرح رہے۔[2]

مذکورہ بالا روایات کی روشنی میں اس بات کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ شریعت نے مرد کو اپنے اہلِ خانہ کے ساتھ سنگ دلی اور بے حسی والا رویّہ اپنانے سے منع کیا ہے۔ مرد کو چاہئے کہ اپنی بیوی کے لئے ایسا درخت ثابت ہو جس کے سائے میں

1... مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب فی نفقۃ الرجل... الخ، ۳/۳۰۰، حدیث: ۴۶۵۹

2... احیاء العلوم، کتاب آداب النکاح، الباب الثالث فی آداب المعاشرۃ... الخ، ۲/۵۷

www.dawateislami.net

اسے ہر طرح کا سکون میسّر آئے اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ وہ بیوی کے شرعی حقوق اَحسن طریقے سے ادا کرے۔ آیئے شریعت کی روشنی میں بیوی کے حُقُوق کا جائزہ لیتے ہیں۔ چنانچہ،

شوہر پر عورت کے حقوق

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدد دین وملّت، پروانۂ شمعِ رسالت، مولانا شاہ احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن کی بارگاہ میں جب یہ سوال ہوا کہ شوہر پر بیوی کے کیا حُقُوق ہیں تو ارشاد فرمایا: نفقہ سکنی (یعنی کھانا، لباس ومکان)، مہر، حُسنِ مُعاشَرت، نیک باتوں اور حیاء وحجاب کی تعلیم وتاکید اور اس کے خلاف سے منع وتہدید، ہر جائز بات میں اس کی دلجوئی (عورت کے حُقُوق میں سے ہے) اور مردانِ خدا کی سنّت پر عمل کی توفیق ہو تو ماورائے مَناہیِ شَرعیہ میں اس کی ایذا کا تحمّل (تَ۔ حَم۔ مُل) کمالِ خیر ہے اگرچہ یہ حقِّ زَن نہیں (یعنی جن باتوں کو شریعت نے منع کیا ہے ان میں کوئی رعایت نہ دے، ان کے علاوہ جو مُعاملات ہیں ان میں اگر بیوی کی طرف سے کسی خلافِ مزاج بات کے سبب تکلیف پہنچے تو صبر کرنا بہت بڑی بھلائی ہے۔ البتّہ یہ عورت کے حُقُوق میں سے نہیں)۔ (1)

نان نفقہ واجب ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیوی سے متعلق شوہر پر لاگو ہونے والے بیان کردہ حُقُوق میں سے بعض کا تعلق بالخصوص بیوی کی دنیوی بہتری سے ہے جبکہ بعض

1... فتاوٰی رضویہ، ۲۴/ ۳۷۱

www.dawateislami.net

کا تعلق میاں بیوی دونوں ہی کی دُنیا و آخرت کی بہتری سے ہے۔ جن حُقُوق کا تعلق عورت کی دُنیوی بہتری سے ہے وہ نفقہ، سکنی (کھانا، لباس و مکان) اور مہر ہیں اس لئے شوہر پر لازم ہے کہ وہ بیوی کے کھانے، پہننے، رہنے اور دوسری ضروریاتِ زندگی کا اپنی حیثیت کے مطابق انتظام کرے اور یہ بات ذہن نشین رکھے کہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بندی میرے نکاح کے بندھن میں بندھی ہوئی ہے اور اپنے ماں باپ، بھائی بہن، اور تمام عزیز و اقارب سے جدا ہو کر صرف میری ہو کر رہ گئی ہے اور میرے دُکھ سُکھ میں برابر کی شریک بن گئی ہے لہٰذا شریعت کے مطابق اس کی ضروریات کا انتظام کرنا میرا فرض ہے۔ بہارِ شریعت میں ہے: "اگر یہ اندیشہ ہے کہ نکاح کریگا تو نان نفقہ نہ دے سکے گا یا جو ضروری باتیں ہیں ان کو پورا نہ کر سکے گا تو (نکاح کرنا) مکروہ ہے اور ان باتوں کا یقین ہو تو نکاح کرنا حرام مگر نکاح بہر حال ہو جائے گا"۔ [1] الغرض شوہر کو چاہئے کہ اہلِ خانہ پر تنگی کرنے کے بجائے رضائے الٰہی کے لئے دل کھول کر خرچ کرے۔ آیئے ترغیب کے لئے اہلِ خانہ پر خرچ سے متعلق احادیثِ مبارکہ میں بیان کئے گئے فضائل ملاحظہ کیجئے۔

صدقے کا اجر

حضرت سَیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ نبیِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُنہیں ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے

1… بہارِ شریعت، حصہ ہفتم، ۲/۵

www.dawateislami.net

تم جتنا بھی خرچ کرتے ہو اس کا اجر دیا جائے گا حتی کہ جو لقمہ تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتے ہو (اس کا بھی اجر ملے گا)۔[1]

سب سے زیادہ اجر والا دینار

حضرت سَیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایک دینار وہ ہے جسے تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں خرچ کرتے ہو، ایک دینار وہ ہے جسے تم غلام پر خرچ کرتے ہو، ایک دینار وہ ہے جسے تم مسکین پر صدقہ کرتے ہو، ایک دینار وہ ہے جسے تم اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتے ہو، ان میں سب سے زیادہ اجر اس دینار پر ملے گا جسے تم اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتے ہو۔[2]

میزان میں رکھی جانے والی پہلی چیز

حضرت سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے جو چیز انسان کے ترازوئے اعمال میں رکھی جائے گی وہ انسان کا وہ خرچ ہو گا جو اس نے اپنے گھر والوں پر کیا ہو گا۔[3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1... بخاری، کتاب الجنائز، باب رثاء النبی... الخ، ۱/۴۳۸، حدیث: ۱۲۹۵

2... مسلم، کتاب الزکاة، باب فضل النفقة علی العیال... الخ، ص۴۹۹، حدیث: ۹۹۵

3... معجم الاوسط، ۴/۳۲۸، حدیث: ۶۱۳۵

www.dawateislami.net

نظامِ فطرت بدلنے کا انجام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کھانے پینے، اوڑھنے پہننے اور بیوی کی مناسب رہائش کا بندوبست کرنے کے ساتھ ساتھ اُس کے اُن حُقُوق کی ادائیگی کی طرف بھی بھرپور توجّہ دینی چاہیے جو میاں بیوی دونوں ہی کی دُنیا و آخرت کو سنوارنے اور بہتر بنانے والے ہیں اور وہ حُقُوق یہ ہیں کہ بیوی کو اچھے رہن سہن کی تربیت اور نیک باتوں کی تعلیم دے نیز اسے حیاء و حجاب کی تاکید کرے مگر فی زمانہ شاذ و نادر ہی ایسے افراد ہوں گے جو بیوی کی دُنیوی ضروریات پوری کرنے کے علاوہ اُسے نیکی، حیاء اور حجاب (پردہ) کی تعلیم دیتے اور برائی سے منع کرتے ہوں۔ شریعت نے شوہر کو گھر کا اَفْسَر بنا کر اسے اہلِ خانہ کی ضروریات کو پورا کرنے کی ذمّہ داری سونپی ہے جبکہ عورت کو گھر کی چار دیواری عطا کر کے اس کی عِصْمَت و عِفَّت (پارسائی، پاکدامنی) کی حفاظت کا سامان کیا ہے۔ مگر افسوس! ہم نے احکامِ شَرع پسِ پشت ڈال کر اپنی عورتوں کو بے پردہ کر کے گلیوں اور بازاروں کی زینت بنا دیا۔ شادی بیاہ کی تقریبات ہوں یا عام معمولات چادر اور چار دیواری کا کوئی لحاظ نہیں رکھا جاتا بلکہ شادیوں میں تو بے پردگی کچھ زیادہ ہی عُروج پر ہوتی ہے علاوہ ازیں نامَحرم رشتہ داروں سے پردے کا اہتمام بالخصوص دیور اور بھابھی کے درمیان پردے کا لحاظ تو شاید ہی کسی گھر میں کیا جاتا ہو۔

الغرض جس عورت کو گھر کی چار دیواری کی ملکہ بنایا گیا تھا اس کا حال یہ ہے کہ مَردوں نے شادی بیاہ کے جہیز سے لے کر فروٹ، سبزی، گوشت اور پرچون خریدنے

www.dawateislami.net

تک کی ذمّہ داری اس کے سر ڈال دی اور اس پر طُرّہ یہ کہ بچوں کو اسکول سے لانے لے جانے یا رشتہ داروں سے ملانے کے لئے بھی شوہر کے پاس تو فرصت نہیں لہٰذا یہ بار بھی مستقل طور پر اُس صِنفِ نازُک کے کندھوں پر ڈال دیا گیا۔ یوں گویا مرد کے بجائے عورت گھر کی اَفْسر بن گئی۔ ذرا سوچئے کہ جب عورت سودا سلف یا دیگر ضروریات کے لئے دن میں کئی کئی بار گھر سے باہر جائے گی تو کیا سینکڑوں نگاہیں اس کا تعاقب نہیں کریں گی...؟ کیا خریداری وغیرہ کی وجہ سے کئی غیر مَحْرموں سے اس کا واسطہ نہیں پڑے گا...؟ کیا اس وجہ سے میاں بیوی کے درمیان شکوک و شُبہات پیدا نہیں ہونگے...؟ کیا بدگمانیوں اور الزام تراشیوں کے دروازے نہیں کھلیں گے...؟ کیا محبت ختم ہوکر دونوں کے درمیان نفرت کی دیوار کھڑی نہیں ہوگی...؟ ظاہر ہے جب ہم نے نظامِ فطرت کی بنیاد ہی اُلٹ دی تو گھر کا چین وسکون کیسے برقرار رہ سکتا ہے؟ اور اگر بالفرض یہ تمام خرابیاں نہ بھی ہوں تو کیا یہ خرابی کم ہے کہ مردوں کے کام عورت کے سپرد کرکے اور اسے گھر سے باہر نکال کر ہم نے اسے بے پردگی کی دَلْدَل میں دھکیل دیا اور جہنّم کا ایندھن بننے کے لئے چھوڑ دیا۔ یاد رکھئے! شوہر گھر کا افسر و سربراہ ہے اور ہر سربراہ کے طرح شوہر سے بھی اُس کے ماتحتوں کے بارے میں باز پُرس ہوگی لہٰذا صرف دُنیاوی ہی نہیں بلکہ دینی معاملات میں بھی اپنی اور اپنے بال بچوں کی اچھی تربیت کی طرف بھرپور توجہ دیتے ہوئے نارِ جہنم سے بچنے کی تدبیر کرنی چاہئے۔ ارشادِ خداوندی ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اپنی جانوں

www.dawateislami.net

وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ
وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓىِٕكَةٌ غِلَاظٌ
شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ
وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝۶

اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اس پر سخت کرّے فرشتے مقرّر ہیں جو اللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو انہیں حکم ہو وہی کرتے ہیں۔

(پ۲۸، التحریم: ۶)

نیکی کا حکم دیجئے

جب نبیِ اَکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی تو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم ہم اپنے اہل و عیال کو آتشِ جہنّم سے کس طرح بچا سکتے ہیں؟ سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے اہل و عیال کو اُن کاموں کا حکم دو جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پسند ہیں اور ان کاموں سے روکو جو ربّ تعالیٰ کو ناپسند ہیں۔[1]

نبیِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: تم سب نگران ہو اور تم میں سے ہر ایک سے اس کے ماتحت افراد کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ بادشاہ نگران ہے، اُس سے اُس کی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے۔ آدمی اپنے اہل و عیال کا نگران ہے اُس سے اُس کے اہل و عیال کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ عورت اپنے خاوند کے گھر اور اولاد کی نگران ہے اُس سے اُن کے بارے میں پوچھا

1 ... درمنثور، پ۲۸، التحریم، تحت الآیۃ: ۶، ۸/۲۲۵

www.dawateislami.net

جائے گا۔[1]

لہٰذا شوہر کو چاہئے کہ اپنے منصب کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے تمام تر فرائضِ منصبی کو بخوبی انجام دے، خود بھی برائیوں سے بچے اور حتی المقدور اپنے بیوی بچوں کو بھی گناہوں کی آلودگی سے دُور رکھے بالخصوص آج کل بے پردگی و بے حیائی کا جو سیلاب اُمنڈ آیا ہے اُس سے اپنے گھر والوں کو بچائے ورنہ دُنیا و آخرت میں ذلّت ورُسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے "باحیا نوجوان" کے صفحہ نمبر 21 پر تحریر فرماتے ہیں: جو لوگ باوُجودِ قدرت اپنی عورتوں اور محارِم کو بے پردگی سے منع نہ کریں وہ دَیُّوث ہیں، رَحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ثَلَاثَۃٌ قَدْ حَرَّمَ اللہُ عَلَیْہِمُ الْجَنَّۃَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَالْعَاقُّ وَالدَّیُّوْثُ الَّذِیْ یُقِرُّ فِیْ اَہْلِہِ الْخَبَثَ[2] یعنی تین شخص ہیں جن پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جنّت حرام فرمادی ہے ایک تو وہ شخص جو شراب کا عادی ہو، دوسرا وہ شخص جو اپنے ماں باپ کی نافرمانی کرے، اور تیسرا وہ دیُّوث (یعنی بے حیا) کہ جو اپنے گھر والوں میں بے غیرتی کے کاموں کو برقرار رکھے۔

دیُّوث کسے کہتے ہیں؟

مُفَسّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان اس حدیثِ پاک کے

1... بخاری، کتاب العتق، باب کراھۃ التطاول... الخ، ۲/۱۵۹، حدیث: ۲۵۵۴

2... مسند امام احمد، ۲/۳۵۱، حدیث: ۵۳۷۲

www.dawateislami.net

الفاظ ”وہ دَیُّوث (یعنی بے حیا) کہ جو اپنے گھر والوں میں بے غیرتی کے کاموں کو بر قرار رکھے“ کے تحت فرماتے ہیں: بعض شارِحین نے فرمایا کہ یہاں خَبَث سے مُراد زِنا اور اسبابِ زنا ہیں یعنی جو اپنی بیوی بچّوں کے زِنا یا بے حیائی، بے پردگی، اجنبی مردوں سے اِختلاط، بازاروں میں زینت سے پھرنا، بے حیائی کے گانے ناچ وغیرہ دیکھ کر باوُجود قُدرت کے نہ روکے وہ بے حیاء دیّوث ہے۔[1] معلوم ہوا کہ باوُجُودِ قدرت اپنی زوجہ، ماں، بہنوں اور جوان بیٹیوں وغیرہ کو گلیوں، بازاروں، شاپنگ سینٹروں، مخلوط تفریح گاہوں میں بے پردہ گھومنے پھرنے، اجنبی پڑوسیوں، نامَحرم رشتے داروں، غیر مَحرم ملازِموں، چوکیداروں، ڈرائیوروں سے بے تکلُّفی اور بے پردَگی سے منع (مَنْ۔ع) نہ کرنے والے سخت اَحْمق، بے حیا، دَیُّوث، جنّت سے محروم اور جہنّم کے حقدار ہیں۔ لہٰذا اب بھی وقت ہے کہ اپنی ذمّہ داری کا احساس کرتے ہوئے گھر والوں کو برائیوں کے سیلاب میں بہنے سے بچا لیجئے اس سے پہلے کہ پانی سر سے بلند ہو جائے اور آپ کفِ افسوس مَلتے رہ جائیں۔ آیئے اس بات کا عہد کیجئے کہ ہم خود بھی شرعی احکام کی پابندی کریں گے اور اپنے گھر والوں کو بھی اس کا پابند بنائیں گے نیز اپنے گھر میں مدنی ماحول قائم کرکے اُسے سنّتوں کا گہوارہ بنائیں گے۔

گھر کا امیر

یاد رکھئے! گھر ایک ادارے کی طرح ہے اور جس طرح دنیا کا کوئی بھی ادارہ

1... مراٰۃ المناجیح، ۵/۳۳۷

www.dawateislami.net

سربراہ کے بغیر نہیں چلتا، کوئی نہ کوئی اَفسر ضرور ہوتا ہے جو سب کی نگرانی کرتا ہے اور اگر کوئی اپنی حُدود سے تجاوز کرے یا اپنی ذمّہ داری ادا نہ کرے تو بقدرِ ضرورت سختی بھی کرتا ہے۔ اسی طرح گھر کے ادارے کا سربراہ اور افسر شوہر کو بنایا گیا ہے جبکہ بیوی اور بچوں کو اس کا ماتحت کیا گیا ہے۔ افسر ہونے کی حیثیت سے شوہر کو جہاں بیوی بچوں کے کھانے پینے، اوڑھنے پہننے، اور ان کی ضروریات کا خیال رکھنے کی ذمہ داری سونپی گئی ہے وہیں اسے کچھ زائد اختیارات بھی دیئے گئے ہیں۔ البتہ اس پر لازم ہے کہ اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے شریعت کے مطابق اپنی بیوی سے برتاؤ کرے اور اگر وہ سرتابی کرے تو شرعی احکامات کی روشنی میں باہمی معاملات حل کرے اور اسے راہِ راست پر لانے کی کوشش کرے۔ چنانچہ فرمانِ خداوندی ہے:

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّ بِمَاۤ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ وَ الّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَ اهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَ اضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ

ترجمۂ کنزالایمان: مرد افسر ہیں عورتوں پر اس لئے کہ اللہ نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی اور اس لئے کہ مردوں نے ان پر اپنے مال خرچ کئے تو نیک بخت عورتیں ادب والیاں ہیں خاوند کے پیچھے حفاظت رکھتی ہیں جس طرح اللہ نے حفاظت کا حکم دیا اور جن عورتوں کی نافرمانی کا تمہیں اندیشہ ہو تو انہیں سمجھاؤ اور ان سے الگ سوؤ اور اُنہیں مارو پھر اگر وہ تمہارے

www.dawateislami.net

فَلَا تَبْغُوْا عَلَیْهِنَّ سَبِیْلًاؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیًّا كَبِیْرًا(۳۴) حکم میں آجائیں تو اُن پر زیادتی کی کوئی راہ نہ چاہو بے شک اللہ بلند بڑا ہے۔

(پ۵، النسآء: ۳۴)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الحَنّان اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: مرد یا خاوند عورتوں یا بیویوں کے افسر حاکم مقرر کئے گئے ہیں، بیویاں ان کی ماتحت، اس کی دو وجہ ہیں: ❀ ایک تو یہ کہ اللہ تعالیٰ نے مرد کو عورت پر بُزرگی دی ہے کہ نبوّت، خلافت، قضاء، حُدود میں گواہی، جہاد وغیرہ مردوں کو ہی بخشے، اُنہیں کامِل عقل، کامِل دین بنایا۔ عورتوں کی عقل ناقص رکھی، دین بھی کہ مالی معاملات میں دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر قرار دی، عورتیں بحالتِ حیض و نفاس نماز، تلاوتِ قرآن، روزے وغیرہ سے محروم، مرد یہ کام ہمیشہ کرتے ہیں۔ ❀ دوسرے یہ کہ مردوں نے عورتوں پر مال خرچ کئے ہیں کہ عورت کا مہر، خرچہ کفن دفن خاوند کے ذمہ ہے، مرد کا مہر خرچہ وغیرہ عورت کے ذمّہ نہیں، اور قاعدہ ہے کہ خرچ دینے والا خرچ لینے والے کا حاکم ہوتا ہے۔ پس نیک کار، نیک بخت بیویاں اپنے ربّ کی مُطِیع ہوتی ہیں۔ خاوند کی پسِ پُشت حفاظت کرتی ہیں کہ اپنی عِصْمَت، خاوند کا مال، اولاد وغیرہ ضائع نہیں کرتیں کیونکہ وہ سمجھتی ہیں کہ ربّ تعالیٰ نے ہر طرح ان کی حفاظت فرمائی ان پر پردہ فرض فرما کر اُن کی عزّت و عِصْمَت محفوظ کر دی (اور) خاوند کے ذمّہ اُن کا خرچہ وغیرہ مقرر فرما کر اُنہیں دربدر پھرنے سے بچا لیا کہ کمائیں مرد، کھائیں اور خرچ کریں عورتیں۔

www.dawateislami.net

مزید فرماتے ہیں: جن بیویوں کی نافرمانی کا تم کو خطرہ ہو تو فوراً طلاق کا ارادہ نہ کرلو، بلکہ اوّلاً انہیں سمجھاؤ اس پر بھی باز نہ آئیں تو انہیں گھر میں رکھتے ہوئے ان سے کلام سلام، پیار محبت وغیرہ چھوڑ دو اس پر بھی باز نہ آئیں تو انہیں اصلاح کی غرض سے معمولی مار مارو مگر اطاعت کر لینے پر ان پر سختی کے لیے بہانے نہ تلاش کرو بلکہ محبت و پیار سے برتاوے کرو۔ یہ جان لو کہ تم عورتوں کے حاکم ہو (تو) اللہ تعالیٰ تمہارا حاکم، تم پر قابو رکھنے والا ہے، جب وہ تمہاری خطائیں بخشتا ہے تو تم بھی اپنے ماتحتوں کے جرم بخشو۔ (بہر حال) خاوند حاکم ہے، بیوی اس کی ماتحت، خاوند گھر کا بادشاہ ہے، بیوی گھر کی وزیر، لہٰذا جو عورت و مرد کو برابر کہے یا عورت کو مرد سے اَفْضَل مانے وہ قدرت کا مقابلہ کرتا ہے۔ آج یورپین اَقْوام نے عورت و مرد میں برابری کی ہے مگر انہیں جو مصیبتیں بھگتنا پڑ رہی ہیں، اسے خود ہی جانتے ہیں کہ سال میں لاکھوں طلاقیں ہوتی ہیں، بات بات پر طلاق، گھر صحیح معنی میں آباد نہیں، (کیونکہ) ملک میں دو برابر کے حاکم نہ چاہئیں، (جب) آسمان پر سورج ایک، درخت کی جڑ ایک، انسان کا دل ایک، تو چاہئے کہ گھر کا حاکم اعلیٰ بھی ایک ہی ہو۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ آیتِ مبارکہ اور اس کی تفسیر میں میاں بیوی کی زندگی پُر مسرت بنانے کے لئے نہایت اہم مدنی پھول بیان کئے گئے ہیں۔ واقعی اگر بیوی اپنے شوہر کی برابری کرنے کے بجائے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فیصلے کے

1… تفسیر نعیمی، ۱/ ۵۹ ملتقطاً

www.dawateislami.net

مطابق شوہر کی برتری تسلیم کرے اور اس کی اطاعت وفرمانبرداری کرے اور دوسری طرف شوہر اپنی ذمّہ داری کا احساس کرتے ہوئے بیوی کے حُقُوق ادا کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑے تو کافی حد تک لڑائی جھگڑوں کا سدِّباب ہو سکتا ہے۔ گھر کا اُفسَر و حاکم ہونے کی حیثیت سے شوہر کو یہ بات مدِّ نظر رکھنی چاہئے کہ اگر بیوی نافرمانی کرتی ہے تو فوراً اسے مارنے یا طلاق کا پروانہ دے کر رخصت کرنے کے بجائے اس معاملے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کے مطابق حل کرے۔ سب سے پہلے اسے اچھے طریقے سے سمجھائے اگر نہ سمجھے تو بستر الگ کر کے ناراضی کا اظہار کرے پھر بھی باز نہ آئے تو شریعت نے گھر ٹوٹنے سے بچانے کے لئے معمولی طریقے سے مارنے کی اجازت دی ہے۔ یاد رہے کہ مارنے کی اجازت دینے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ شوہر بیوی پر خونخوار بھیڑیئے کی طرح حملہ آور ہو جائے اور مار مار کر اس کی ہڈی پسلی ایک کر کے ظلم وستم کی ساری حدیں پار کر جائے یقیناً ایسا کرنا سراسر خواہشاتِ نفسانی کی پیروی ہے۔ آیئے! شریعت کی روشنی میں اس بات کا جائزہ لیتے ہیں کہ وہ کون سی صورتیں ہیں جس میں بیوی کو مارنے کی اجازت ہے۔

بیوی کو کن صورتوں میں مارنے کی اجازت ہے؟

فتاویٰ قاضیخان میں ہے کہ چار وُجوہات کی بنا پر بیوی کو مارنا شوہر کے لئے جائز ہے:

1. شوہر (اپنے لئے) بناؤ سنگھار کرنے کا حکم دے مگر عورت نہ کرے۔
2. شوہر صحبت کرنا چاہے اور وہ نہ کرنے دے جبکہ شرعی مجبوری بھی نہ ہو۔

www.dawateislami.net

3. نماز نہ پڑھے یا جنابت و حیض کے بعد غسل نہ کرے کیونکہ یہ بھی نماز نہ پڑھنے جیسا ہی ہے۔

4. مہر کی ادائیگی کے باوجود وہ شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے چلی جائے۔ (1)

بیوی کو نہ مارنا افضل ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ چاروں چیزوں کا تعلّق براہِ راست اللہ ربُّ العالمین اور شوہر کے حق سے ہے اس لئے ان اہم اُمور کے حُصُول کیلئے جب اور کوئی تدبیر کارگر نہ ہو تو شوہر کو مارنے کی اجازت دی گئی ہے۔ مگر افسوس! آج کل معاشرے میں شاید ہی کوئی ایسا شوہر ہو گا جو ان اہم اُمور کو چھوڑنے پر بیوی کو ڈانٹ ڈپٹ کرتا ہو۔ بلکہ یہاں تو سالن میں نمک مرچ کم یا زیادہ ہو جائے، کھانا دیر سے ملا، کپڑے استری نہ ہوئے، لباس اچھی طرح نہ دُھلا، پانی لانے میں دیر ہو گئی یا ٹھنڈا نہ تھا، گھر کی صفائی میں کچھ کوتاہی ہو گئی یا ساس و نندوں نے جھوٹی سچی شکایت لگا دی تو مار مار کر اس کا براحشر کر دیا جاتا ہے۔ یاد رہے کہ اگر بیوی سے واقعی ایسا قصور ہو بھی جائے جس میں خود شریعت نے مارنے کی اجازت دی ہے تو وہاں بھی مارنا صرف جائز ہے واجب نہیں البتہ نہ مارنا افضل ہے۔ چنانچہ،

تفسیرِ کبیر میں ہے کہ امام شافعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: مارنا مباح ہے لیکن نہ مارنا افضل ہے۔ البتہ اگر مارے تو اتنا نہ مارے کہ ہلاکت تک پہنچا دے بلکہ

1... فتاوی قاضی خان، کتاب النکاح، فصل فی حقوق الزوجیۃ، ۱/ ۲۰۳

www.dawateislami.net

بدن پر الگ الگ مقام پر مارے ایک ہی جگہ نہ مارے اور چہرے پر مارنے سے بچے۔ بُنے ہوئے رومال یا ہاتھ سے مارے، کوڑا اور ڈنڈا استعمال نہ کیا جائے الغرض ہلکے سے ہلکا طریقہ اختیار کیا جائے۔ امام فخر الدین رازی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں پہلے بیویوں کو سمجھانے کا حکم دیا پھر بستروں سے علیحدگی کو بیان کیا اور آخر میں مارنے کی اجازت دی تو یہ اس بات پر صراحۃً تنبیہ ہے کہ نرمی سے غرض حاصل ہو جائے تو اسی پر اکتفا لازم ہے سختی اختیار کرنا جائز نہیں۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کس قدر افسوس ہے ان لوگوں پر جو شریعت کی دی گئی اجازت سے تجاوز کرتے ہوئے اپنی بیویوں کو ظلماً مارتے ہیں، چھوٹی چھوٹی باتوں پر جب دل چاہتا ہے بے دریغ پیٹتے ہیں، بیوی قدموں میں گر کر معافی مانگتی رہ جاتی ہے مگر انہیں ذرا رحم نہیں آتا۔ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ ایک تو صنفِ نازُک پر ظلم کے پہاڑ توڑے جاتے ہیں اور پھر اسے مردانگی اور بہادری سمجھا جاتا ہے۔ کمزور عورت پر اپنی طاقت کا اظہار کرنے والے کان کھول کر سُن لیں کہ روزِ حشر خداوند قہّار وجبّار کی بارگاہ میں پیش ہونا ہے۔ اگر وہاں اس مظلومہ نے تڑپ کر آپ کے دُنیا میں کئے جانے والے ظلم و ستم کے خلاف فریاد کر دی تو بتائیں کیا کریں گے؟ لہٰذا ابھی وقت ہے توبہ کر لیں، اگر ظلم کیا ہے تو معافی مانگ کر راضی کر لیں کہیں ایسا نہ ہو کہ بروزِ قیامت سخت مشکل میں پھنس جائیں کیونکہ اُس روز ہر

1... التفسیر الکبیر، پ۵، النساء، تحت الآیۃ: ۳۴، ۴/۷۲ ملخصًا

www.dawateislami.net

ظالم کو اپنے ظلم کا حساب دینا ہو گا بلکہ احادیث مبارکہ کی روشنی میں ایسے بد نصیبوں کی نیکیاں مظلوموں کو دے دی جائیں گی اور نیکیاں نہ ہونے یا ختم ہو جانے کی صورت میں مظلوموں کے گناہ اُن کے سر ڈال دیئے جائیں گے۔ چنانچہ،

ظالم کا انجام

حضرتِ سیِّدُنا مُسلِم بن حَجّاج قُشَیری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی اپنے مشہور مجموعۂ حدیث "صحیح مسلم" میں ایک حدیثِ پاک نقل کرتے ہیں: سرکارِ نامدار، شَفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے اِستفسار فرمایا: کیا تم جانتے ہو مُفلِس کون ہے؟ صحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یَا رسولَ اللّٰہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم! ہم میں سے جس کے پاس دراہِم و سامان نہ ہو وہ مُفلِس ہے۔ فرمایا: میری اُمّت میں مُفلِس وہ ہے جو قِیامت کے دن نَماز، روزے اور زکوٰۃ لے کر آیا اور یوں آیا کہ اِسے گالی دی، اُس پر تُہمت لگائی، اِس کا مال کھایا، اُس کا خون بہایا، اُسے مارا۔ تو اُس کی نیکیوں میں سے کچھ اِس مظلوم کو دے دی جائیں اور کچھ اُس مظلوم کو، پھر اگر اِس کے ذِمّے جو حُقُوق تھے اُن کی ادائیگی سے پہلے اِس کی نیکیاں ختم ہو جائیں تو اُن مظلوموں کی خطائیں لے کر اس ظالم پر ڈال دی جائیں پھر اُسے آگ میں پھینک دیا جائے۔ (1)

ایذا کا بدلہ

حضرتِ سیِّدُنا یزید بن شَجَرہ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس طرح سمندر

1 ... مسلم، کتاب البر والصلۃ والادب، باب تحریم الظلم، ص ۱۳۹۴، حدیث: ۲۵۸۱

www.dawateislami.net

کے کنارے ہوتے ہیں اِسی طرح جہنّم کے بھی کنارے ہیں جن میں بُختی اونٹوں جیسے سانپ اور خچّروں جیسے بچھو رہتے ہیں۔ اہلِ جہنّم جب عذاب میں کمی کیلئے فریاد کریں گے تو حکم ہو گا کناروں سے باہر نکلو وہ جوں ہی نکلیں گے تو وہ سانپ انہیں ہونٹوں اور چہروں سے پکڑ لیں گے اور ان کی کھال تک اُتار لیں گے وہ لوگ وہاں سے بچنے کیلئے آگ کی طرف بھاگیں گے پھر ان پر کُھجلی مسلط کر دی جائے گی وہ اس قدر کُھجائیں گے کہ ان کا گوشت پوست سب جَھڑ جائے گا اور صرف ہڈیاں رہ جائیں گی، پکار پڑے گی: اے فلاں! کیا تجھے تکلیف ہو رہی ہے؟ وہ کہے گا: ہاں۔ تو کہا جائے گا یہ اُس ایذاء کا بدلہ ہے جو تو مومنوں کو دیا کرتا تھا۔[1]

ظلم کی معافی مانگ لو

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت اپنے رسالے **"ظلم کا انجام"** کے صفحہ 22 پر فرماتے ہیں: ہمارے پیارے اور میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے اُسوۂ حَسَنہ کے ذریعے ہم غلاموں کو حُقُوقُ العِباد کا خیال رکھنے کی جس حسین انداز میں تعلیم دی ہے اُس کی ایک رِقّت انگیز جھلک مُلاحَظہ فرمایئے۔ چُنانچِہ،

میٹھے میٹھے آقا مکّی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وفاتِ ظاہری کے وقت اجتماعِ عام میں اعلان فرمایا: اگر میرے ذِمّے کسی کا قرض آتا ہو، اگر میں نے کسی کی جان ومال اور آبرو کو صدمہ پہنچایا ہو تو میری جان ومال اور آبرو حاضر ہے،

1... الترغیب والترھیب، ۴/۲۸۰، حدیث: ۵۶۴۹

www.dawateislami.net

اِس دنیا میں بدلہ لے لے۔ تم میں سے کوئی یہ اندیشہ نہ کرے کہ اگر کسی نے مجھ سے بدلہ لیا تو میں ناراض ہو جاؤں گا یہ میری شان نہیں۔ مجھے یہ اَمر بہت پسند ہے کہ اگر کسی کا حق میرے ذِمّے ہے تو وہ مجھ سے وُصُول کرلے یا مجھے مُعاف کر دے۔ پھر فرمایا: اے لوگو! جس شخص پر کوئی حق ہو اسے چاہئے کہ وہ ادا کرے اور یہ خیال نہ کرے کہ رُسوائی ہوگی اس لئے کہ دنیا کی رُسوائی آخرت کی رُسوائی سے بہت آسان ہے۔ (1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر اب تک ظلم و ستم کا معاملہ رہا ہے یا کبھی کوئی زیادتی کی ہے تو فوراً سے پیشتر ہر قسم کی شرم بالائے طاق رکھتے ہوئے معافی مانگ لیجئے اور خوش اُسلوبی کے ساتھ اس کے حُقُوق کی ادائیگی کا ذہن بنایئے کہ اسی میں دونوں جہان کی بھلائی ہے۔ یاد رہے کہ بیوی شوہر کی تمام توقعات پر پورا اترے یہ ضروری نہیں لہٰذا اگر بیوی میں چند ایک عادتیں خلافِ مزاج اور اشتعال انگیز ہوں بھی تو اس کی بہت سی پسندیدہ عادتوں کو پیشِ نظر رکھ کر ان کا لحاظ کرتے ہوئے ناپسندیدہ عادتوں کو نظر انداز کر دینا چاہئے نیز بیوی کے ذریعے حاصل ہونے والے کثیر منافع کی رعایت کرتے ہوئے اخلاقی طور پر اسے مارنے سے گریز ہی کرنا چاہئے۔ یاد رکھئے کہ بیوی کے ساتھ اچھا یا بُرا سلوک کرنا انسان کے اچھے یا بُرے ہونے کا پتا دیتا ہے۔ بہر حال بیوی کو سُدھارنے اور سیدھا کرنے کی آڑ میں اس پر ظلم و ستم کے

1... تاریخ ابن عساکر، الفضل بن العباس بن عبد المطلب، ۴۸ / ۳۲۳ ملخصاً

www.dawateislami.net

پہاڑ توڑنے والوں کو اپنی اس غلط اور نقصان دہ روِش کو چھوڑ کر ان کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرنا چاہیے۔

اگر اختلاف بڑھ جائے تو کیا کرے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس بات میں تو کوئی شک نہیں کہ ہر شخص کی یہ دلی خواہش ہوتی ہے کہ اس کے گھر میں ہمیشہ خوشیوں کی فراوانی رہے اور کبھی کوئی غم نہ آئے لیکن بسااوقات نہ چاہتے ہوئے بھی میاں بیوی میں سے کسی ایک یا دونوں کی اَنا کے سبب معمولی باتیں بھی جھگڑوں اور فسادات کا روپ دھار لیتی ہیں حتی کہ نوبت طلاق تک جا پہنچتی ہے۔ اگر خدانخواستہ کبھی میاں بیوی کے درمیان اس طرح کا اختلاف یا کشیدگی پیدا ہو بھی جائے تو دونوں کو نہایت سمجھداری کا ثبوت دیتے ہوئے نرمی، برداشت، درگزر، معاملہ فہمی اور باہمی سمجھوتے سے کام لیتے ہوئے اپنی اپنی آتشِ غضب کو بجھانے کی کوشش کرنی چاہیے بالخصوص شوہر پر لازم ہے کہ طلاق دینے میں ہرگز ہرگز جلدی نہ کرے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ بے سوچے سمجھے طلاق دے بیٹھے اور جب دماغ سے غصے کا خُمار اترے تو دامن میں حسرت و پچھتاوے کے سوا کچھ باقی نہ رہے۔ آیئے اس ضمن میں دار الافتاء اہلسنّت کی طرف سے طلاق سے متعلق کچھ اہم باتیں اور شرعی مسائل ملاحظہ کیجئے۔

طلاق سے متعلق مفید مدنی پھول

❀ سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

www.dawateislami.net

"حلال چیزوں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ چیز طلاق ہے۔"[1]

❀ کسی معقولِ شرعی سبب کے بغیر طلاق دینا اِسلام میں سخت ناپسندیدہ اور ناجائز و گناہ ہے جبکہ طلاق کے کثیر معاشرتی نقصانات اِس کے علاوہ ہیں لہٰذا حتی الامکان طلاق دینے سے بچنا چاہئے۔ ❀ میاں بیوی کے درمیان اگر ناچاقی ہو جائے تو تعلقات دوبارہ بہتر بنانے کے لئے قرآن کریم کے پارہ نمبر 5 سورۃ النساء کی آیت 33اور34 میں بیان کردہ ہدایات پر عمل کرتے ہوئے آپس میں صلح کی کوشش کرنی چاہئے جس کا طریقہ یہ ہے کہ مثلاً اگر بیوی کی طرف سے کوئی ناروا رَوِیّہ ہے تو شوہر بیوی کو اچھے انداز میں سمجھائے اور اگر اس سے بھی معاملہ حل نہ ہو تو شوہر چند دنوں کے لئے بیوی کو گھر میں رکھتے ہوئے اس سے اپنا بستر جدا کرلے اور مقصد یہ ہو کہ طلاق کے نتیجے میں گزاری جانے والی تنہا زندگی کا ایک نمونہ سامنے آجائے، قَوِی امکان ہے کہ اس تصوُّر ہی سے دونوں سبق حاصل کرکے آپس میں صلح کرلیں ❀ پھر اگر یوں بھی صلح نہ ہوسکے تو شوہر کو بیوی کی مناسب سختی کے ذریعے تادیب کی بھی اجازت ہے اور یہ طریقہ اختیار کرنا بھی بہت مفید ہے کہ دونوں جانب سے معاملہ فہم اور سمجھدار افراد کو حَکَم و مُنصِف (یعنی فیصلہ کرنے والا) بنالیا جائے تاکہ وہ ان میں صلح کروادیں یہ صلح کروانے والے افراد اگر اچھی نیت اور جذبہ کے ساتھ حکمت بھرے انداز میں صلح کی کوشش کریں گے تو اللہ تبارک وتعالیٰ زوجین کے

1... ابوداود، کتاب الطلاق، باب فی کراھیة الطلاق، ٢/٣٧٠، حدیث:٢١٧٨

www.dawateislami.net

مابین اتفاق پیدا فرما دے گا۔ ❀ میاں بیوی کے باہمی جھگڑے کا حل یہ نہیں کہ فوراً طلاق دیکر معاملے کو ختم کر دیں اور بعد میں افسوس کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے۔ البتہ اگر باہمی تعلقات کی خرابی اِس حد تک پہنچ گئی ہو کہ میاں بیوی سمجھتے ہوں کہ اب وہ ایک دوسرے کے شرعی حقوق ادا نہیں کر پائیں گے اور طلاق ہی آخری حل ہے تو پھر شوہر اسلام کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق طلاق دے۔ ❀ وہ طریقہ یہ ہے کہ شوہر بیوی کو اُس کی پاکی کے اُن دنوں میں کہ جن میں اس نے بیوی سے اِزدِواجی تعلقات قائم نہ کئے ہوں ایک طلاق رَجعی اِن الفاظ سے دیدے **"میں نے تجھے طلاق دی"** پھر شوہر اسے چھوڑ دے حتی کہ عِدّت مکمل ہو جائے اور عورت نکاح سے باہر ہو جائے۔ ❀ یاد رکھیں ایک طلاق رجعی دینے سے بھی عِدّت گزرنے پر مرد و عورت میں جدائی ہو جاتی ہے اور یہ سمجھنا کہ تین طلاق کے بغیر ایک دوسرے سے خلاصی نہیں ہوتی سَراسر غَلَط ہے ❀ خود زبانی طلاق دینی ہو یا خود لکھنی ہو یا اسٹام پیپر والوں سے لکھوانی ہو، بہر حال ایک ہی لکھیں اور لکھوائیں، اسٹام پیپر والے ہزار کہیں کہ تین لکھنے سے کچھ نہیں ہوتا، ان کی بات کا ہر گز اعتبار نہ کریں اور انہیں ایک ہی لکھنے پر مجبور کریں ❀ ایک طلاق رجعی کا بطورِ خاص اِس لئے کہا گیا ہے کہ تین طلاقیں اکٹھی دینا گناہ اور خلافِ شریعت ہے نیز اس صورت میں رُجوع کی مہلت بھی ختم ہو جاتی ہے جبکہ ایک طلاق رجعی دینے کی صورت میں دورانِ عِدّت بغیر نکاح کے اور بعدِ عِدّت نکاح کے ساتھ رجوع کی گنجائش موجود ہوتی ہے۔ اگرچہ رجوع کی یہ

www.dawateislami.net

گنجائش دو (2) رجعی طلاقیں دینے میں بھی ہے لیکن دو طلاقیں اکٹھی دینا بھی گناہ ہے۔ ❀ آج کل طلاق دینے والے اکثر لوگ دین سے دوری، شرعی اَحکام سے لاعلمی، غصے کی عادت اور جذباتی پن میں مبتلا ہو کر معمولی سی بات پر ایک ساتھ تین طلاقیں دے بیٹھتے ہیں اور پھر ہوش آنے پر انتہائی نادم و پشیمان ہوتے ہیں، پھر کبھی اپنے ماضی کو یاد کرتے ہیں اور کبھی بچوں کے مستقبل کو روتے ہیں اور بسا اوقات شیطان کے بہکانے میں آکر گھر بچانے کیلئے مختلف حیلے بہانے تراشتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ تین طلاقیں اکٹھی دینا گناہ ہے لیکن اگر کوئی تین طلاقیں دے تو تینوں ہی واقع ہو جاتی ہیں خواہ ایک مجلس میں دے یا زیادہ مجلسوں میں اور ایک لفظ سے تین طلاق دے یا تین لفظوں سے، بہر صورت تینوں طلاقیں ہو جاتی ہیں لہٰذا مسلمانوں کی خیر خواہی کے پیشِ نظر یہ مشورہ پیشِ خدمت ہے کہ اگر میاں بیوی کے درمیان باہمی اتفاق کی کوئی صورت نہ بن سکے اور طلاق دینے کی کوئی نوبت آ جائے تو اسلامی ہدایت کے مطابق طلاق دی جائے جس کا طریقہ اوپر بیان ہو گیا ہے اور مزید آسانی کیلئے جداگانہ وضاحت سے دوبارہ بیان کیا جا رہا ہے۔

طلاق دینے کا سب سے بہتر طریقہ

طلاق دینے کا سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ عورت کی پاکی کے وہ ایام جن میں شوہر نے اس سے صحبت نہ کی ہو، ان ایّام میں صرف ایک بار اس سے کہے: **"میں نے تجھے طلاق دی"** اس کے بعد بیوی کو چھوڑے رکھے اور اس سے بالکل

www.dawateislami.net

علیحدہ رہے یہاں تک کہ اس کی عِدّت گزر جائے۔ اختتامِ عِدّت پر وہ نکاح سے خارج ہو جائے گی۔ اس طرح طلاق دینے سے فائدہ یہ ہو گا کہ کل کو اگر دونوں دوبارہ ایک ساتھ زندگی بسر کرنا چاہیں تو دورانِ عِدّت بغیر نکاح کے اور عِدّت کے بعد بغیر حلالہ صرف نکاح کے ذریعہ رجوع ہو جائے گا۔ ❀ طلاق کا کوئی بھی مسئلہ اپنی اَٹکل (یعنی سمجھ) سے حل کرنے کے بجائے دار الافتاء سے رجوع کیجئے۔

گھر امن کا گہوارہ کیسے بنے؟

شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ۶ ذُوالْقَعدۃ الحرام ۱۴۲۸ھ، 17 دسمبر 2007ء بروز پیر شریف ایک اِسلامی بھائی اور اُن کے بچّوں کی امّی کو گھریلو ناچاقی کے علاج کے لئے نصیحت کے مَدَنی پھول عنایت فرمائے (جن میں ضرورتاً کہیں کہیں ترمیم کی گئی ہے)۔ ان مَدَنی پھولوں پر عمل کر کے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گھر کو حقیقی معنوں میں امن کا گہوارہ بنایا جا سکتا ہے آیئے ان مدنی پھولوں کو مُلاحظہ کیجئے۔

شادی شدہ اسلامی بھائیوں کیلئے 19 مدنی پھول

1 اِس میں کوئی شک نہیں کہ شوہر اپنی زوجہ پر حاکم ہے تاہم اِنصاف سے کام لینا ضروری ہے کہ حاکم سے مُراد سیاہ سفید کا مالک ہونا نہیں ہے۔

2 عورت ٹیڑھی پَسلی سے پیدا کی گئی ہے، اُس کی نفسیات کو پَرَکھ کر اسکے ساتھ بَرتاؤ کیجئے۔ اگر اپنی سوچ کے مِعیار پر اس کو تولیں گے تو گھر چلنا بہت دُشوار ہے۔

www.dawateislami.net

3 عورت عُمُوماً ناقِصُ العقل ہوتی ہے ، 100 فیصد آپ کے معیار پر پوری اترے یہ توَقُّع رکھنا بیکار ہے ، لہٰذا اُس کی کوتاہیوں کو نظر اَنداز کر کے اُس پر مزید اِحسانات کیجئے۔

4 لاکھ غلطیاں کرے ، منہ چڑھائے ، بڑبڑائے ، اگر آپ گھر آباد رکھنا چاہتے ہیں تو اُس کے ساتھ اُس وقت تک نرمی سے پیش آنے کا ذہن بناتے رہئے جب تک شریعت سختی کی اِجازت نہ دے۔

5 اگر عورت ٹیڑھی چلتی رہی اور آپ صبر کرتے رہے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اجر و ثواب کا آخرت میں اَنبار دیکھیں گے۔ دو جہاں کے تاجْوَر ، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان رُوح پرور ہے : کامِل اِیمان والوں میں سے وہ بھی ہے جو عمدہ اَخلاق والا اور اپنی زوجہ کے ساتھ سب سے زیادہ نرم طبیعت والا ہے۔ (1)

6 اگر بیوی آپ کے مَن پسند کھانے نہیں پکا پاتی تو صبر کیجئے۔ محض نفس کی معمولی لذّت کی خاطر بلا اِجازتِ شرعی اس کو ڈانٹ ڈپٹ کرنا ، مار دھاڑ پر اتر آنا بربادیِ آخرت کا باعث بن سکتا ہے۔

7 جس طرح عام مسلمانوں کی دل آزاری حرام ہے اُسی طرح بِلا مصلحتِ شرعی بیوی کی دل آزاری میں بھی جہنّم کی حقداری ہے۔

8 اگر کبھی غصہ آجائے اور زوجہ پر ناحق زبان چل جائے یا بلا مصلحتِ شرعی ہاتھ اُٹھ جائے تو توبہ بھی واجِب اور تلافی بھی لازِم۔ شرمانے اور اپنی کسرِ شان سمجھنے

---

1 ... ترمذی ، کتاب الرضاع ، باب ما جاء فی حق الزوج ... الخ ، ۲ / ۳۸۶ ، حدیث ۱۱۶۵

www.dawateislami.net

کے بجائے نہایت لَجَاجت وندامت کے ساتھ اس طرح اُس سے معذرت کیجئے کہ اُس کا دل صاف ہو جائے اور وہ واقعی معاف کر دے۔ رَسمی طور پر SORRY بول دینا کافی نہ ہو گا اور نہ ہی اس طرح حقّ العَبد سے یقینی خَلاصی ہو گی۔ جیسا جُرم ویسی مُعافی تلافی۔

9 کبھی آپ کی پُکار پر جواب نہ ملے تو بے تحاشا برس پڑنا سِفلہ پن (کم ظرفی) ہے، حسنِ ظَن سے کام لیجئے کہ بے چاری نے سُنا نہ ہو گا یا کوئی اور مجبوری مانِع ہوئی ہو گی۔

10 کبھی کپڑے کی اِستری نہ ہوئی، کھانے میں نمک مرچ کم و بیش ہوا، تازہ کھانا پکا کر نہ دیا، دوسرے دن کا گرم کر کے یا ٹھنڈا ہی رکھ دیا، برتن برابر نہ دُھل پائے تو جارِحانہ انداز سے حکم چلانے اور ڈانٹ پلانے کے بجائے نرمی سے تفہیم (یعنی سمجھانا)، اِزدِیادِ حُبّ (یعنی مَحبّت میں اضافے) کا باعث ہو گی۔ نفس و شیطان کی چالوں کو سمجھنے کی کوشش کیجئے، نفرتیں مت بڑھائیے۔

11 زبان سے بتانے میں غصّہ آجاتا ہو اور بات بگڑ جاتی ہو تو اگر فریقین ایسے موقع پر ایک دوسرے کو تحریری طور پر سمجھانے کا معمول بنائیں تواِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جھگڑے کی نَوبت نہیں آئے گی۔

12 ہوٹل یا بازار کی غِذا کی مانند لذیذ اَغذِیَہ (غذائیں) بنانے کا زوجہ سے بِالجبر مُطالَبہ کرنا نفس کی پیروی اور اس کے نہ بنانے پر طنز و مزاح، طَعن و تشنیع اور زبردستی کی دل آزاری کرنا شیطان کی خوشی کا سامان ہے۔

www.dawateislami.net

13 اپنی والدہ وغیرہ کی شکایت پر بغیر شَرعی ثُبوت کے زوجہ کو جھاڑنا یا مارنا وغیرہ ظلم ہے اور ظالم جہنَّم کا حقدار۔ خاتَمُ الْمُرْسَلِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ظلم جہنَّم میں لے جانے والا ہے۔[1]

14 اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرنا باعثِ سعادت اور عظیم سنّت ہے۔ اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں کہ سلطانِ مکّۂ مکرّمہ، سردارِ مدینہ منورہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم اپنے کپڑے خود سی لیتے اور اپنے نعلینِ مبارَکین گانٹھتے اور وہ سارے کام کرتے جو مرد اپنے گھروں میں کرتے ہیں۔[2]

15 چھوٹی چھوٹی باتوں پر بیوی کو حکم دینا مثلاً یہ اُٹھادو، وہ رکھ دو، فُلاں چیز ڈھونڈ کر لادو وغیرہ سے بچنا اور اپنا کام اپنے ہاتھ سے کر لیا کرنا گھر کو اَمن کا گہوارہ بنانے میں مدد دیتا ہے۔

16 اپنے چھوٹے چھوٹے کاموں کے لئے بیوی کو نیند سے جگادینا، کام کاج اور جھاڑ پُونچھ کے دوران، آٹا گوندھتے ہوئے، نیز دردِ سر، نزلہ یا دیگر بیماریوں کے ہوتے ہوئے اُن کو کام کے آرڈر دیئے جانا گھر کے ماحول کو خراب کر سکتا ہے۔ جس طرح آپ کو نیند پیاری ہے، سُستی ہوتی ہے، موڈ آف ہوتا ہے اسی طرح کے عوارِض عورت کو بھی درپیش ہوتے ہیں بلکہ مرد کے مقابلے میں عورت کو نیند زیادہ آتی ہے نیز اس کو بھی غصّہ آسکتا ہے لٰہذا مزاج شناسی کی عادت ڈالئے۔

1... ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی الحیاء، ۳/۴۰۶، حدیث: ۲۰۱۶

2... کنز العمال، کتاب الشمائل، قسم الاقوال، الجزء السابع، ۴/۶۰، حدیث: ۱۸۵۱۴

www.dawateislami.net

17 فَرِیقَین میں سے اگر ایک کو غصہ آجائے تو دوسرے کا خاموش رہنا بہت ضروری ہے کہ غصے کا غصے سے اِزالہ بَسا اوقات خطرناک ثابت ہوتا ہے۔

18 باورچی خانے میں مصروفیت کے دوران بیوی کو اس طرح تنقید کا نشانہ بنانا کہ آلو تراشنا نہیں آتا، ٹماٹر کاٹنے کا ڈھنگ نہیں، اَدْرک کیا اِس طرح کاٹتے ہیں؟ وغیرہ وغیرہ بہت ہی تکلیف دہ اور باعثِ نفرت ہوتا ہے۔ عقلمند وہی ہے جو بیوی کی جائز طور پر حوصلہ اَفزائی کرتا رہے اور اپنا کام نکالتا رہے۔

19 میاں بیوی کا بچوں کے سامنے لڑنا جھگڑنا اُن کے اَخلاق کیلئے بھی تباہ کُن ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی شیخ طریقت، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی طرف سے عطا کردہ یہ مدنی پھول نہایت اہمیت کے حامل ہیں جن پر عمل کرکے شوہر گھر کو امن کا گہوارہ بنا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے سنتوں بھرے بیانات بھی گھر میں مدنی ماحول قائم کرنے اور لڑائی جھگڑوں کو جڑ سے اُکھاڑنے میں نہایت مُفید و مُعاون ہیں آیئے اس ضمن میں ایک مدنی بہار ملاحظہ کیجئے۔

ساس بہو میں صلح کا راز

بابُ المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ طویل عرصے سے میری زوجہ اور والدہ یعنی ساس بہو میں خوب ٹھنی ہوئی تھی۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ زوجہ رُوٹھ کر میکے جا بیٹھی۔ میں سخت پریشان تھا اور سمجھ میں نہیں آتا تھا

www.dawateislami.net

کہ اِس مسئلے کو کیسے حل کروں۔ اِتنے میں امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مدنی مذاکرے کی VCD "گھر امن کا گہوارہ کیسے بنے؟" میرے ہاتھ آئی۔ موضوع دیکھا تو بڑی امید کے ساتھ یہ VCD خود بھی دیکھی اور اپنی والدہ محترمہ کو بھی دکھائی اور ایک VCD اپنے سسرال بھی بھیج دی۔ میری والدہ کو یہ VCD اتنی پسند آئی کہ انہوں نے اِسے دوبار دیکھا اور حیرت انگیز طور پر مجھ سے فرمانے لگیں: چل بیٹا! تیرے سُسرال چلتے ہیں۔ میں نے سُکون کا سانس لیا کہ لگتا ہے جو کام میں بھرپور اِنفرادی کوشش کے باوُجود نہ کرسکا میرے پیر و مُرشد امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے میٹھے میٹھے اندازِ گفتگو نے کر دیا ہے۔

میرے سسرال پہنچ کر والدہ صاحبہ نے بڑی محبت سے میری زوجہ کو منایا اور اُسے واپس گھر لے آئیں۔ دوسری جانب میری زوجہ نے بھی مُثبت طرزِ عمل کا مظاہرہ کیا اور گھر پہنچنے کے بعد دوسرے ہی دن اپنی ساس سے کہنے لگیں: امی جان! میرا کمرہ بہت بڑا ہے، جبکہ دیگر گھر والے جس کمرے میں رہتے ہیں وہ قدرے چھوٹا ہے، آپ میرا کمرہ لے لیجئے اور میں اُس چھوٹے کمرے میں رہائش اختیار کر لیتی ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارا گھر جو فتنے اور فساد کا شکار تھا، VCD "گھر امن کا گہوارہ کیسے بنے؟" کی برکت سے امن کا گہوارہ بن گیا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں تاحیات دعوتِ اسلامی سے وابستہ رکھے نیز قرآن و سنت کی پابندی اور اپنے گھر والوں کے ساتھ حُسنِ سُلوک کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

www.dawateislami.net

ماخذ و مراجع

نمبر شمار	کتاب	مصنف/مؤلف/متوفی	مطبوعہ
***	قرآن پاک	کلام باری تعالیٰ	***
1	ترجمہ کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۳۲ھ
2	التفسیر الکبیر	امام فخر الدین محمد بن عمر بن حسین رازی متوفی ۶۰۶ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۰ھ
3	الدر المنثور	امام جلال الدین بن ابو بکر سیوطی شافعی متوفی ۹۱۱ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۰۳ھ
4	تفسیر نعیمی	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی متوفی ۱۳۹۱ھ	مکتبہ اسلامیہ، لاہور
5	خزائن العرفان	صدر الافاضل سیّد نعیم الدین مراد آبادی متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۳۲ھ
6	تفسیر قرطبی	ابو عبد اللہ محمد بن احمد انصاری قرطبی متوفی ۶۷۱ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۲۰ھ
7	صحیح البخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۹ھ
8	صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری متوفی ۲۶۱ھ	دار ابن حزم ۱۴۱۹ھ
9	سنن ابن ماجہ	امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ متوفی ۲۷۳ھ	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
10	سنن ابی داود	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۱ھ
11	سنن الترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
12	المسند	امام ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
13	المعجم الاوسط	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی متوفی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
14	شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۱ھ
15	فردوس الاخبار	حافظ ابو شجاع شیرویہ بن شہردار دیلمی متوفی ۵۰۹ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۸ھ

www.dawateislami.net

16	تاریخ ابن عساکر	امام علی بن حسن المعروف ابن عساکر متوفی ۵۷۱ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۵
17	الترغیب والترھیب	امام زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی منذری متوفی ۶۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۸ھ
18	کتاب الکبائر	امام محمد بن احمد بن عثمان ذہبی متوفی ۷۴۸ھ	پشاور پاکستان
19	مجمع الزوائد	حافظ نور الدین علی بن ابی بکر ہیتمی متوفی ۸۰۷ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۲۰ھ
20	الجامع الصغیر	امام جلال الدین بن ابو بکر سیوطی شافعی متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیہ ۱۴۲۵ھ
21	کنز العمال	علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری متوفی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۹ھ
22	مرآۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز
23	فتاوی قاضی خان	امام حسن بن منصور قاضی خان ۵۹۲ھ	مکتبہ حقانیہ، پشاور
24	فتاوی رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن، لاہور ۱۴۲۳ھ
25	بہار شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۳۰ھ
26	احیاء علوم الدین	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر، بیروت ۲۰۰۰ء
27	تنبیہ الغافلین	فقیہ ابو اللیث نصر بن محمد سمرقندی متوفی ۳۷۳ھ	دار الکتاب العربی، بیروت ۱۴۲۰ھ
28	تذکرۃ الاولیاء	شیخ فرید الدین عطار متوفی ۶۳۷ھ	شبیر برادرز، لاہور
29	ظلم کا انجام	امیرِ اہلسنّت مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم	مکتبۃ المدینہ، کراچی
30	باحیاء نوجوان	امیرِ اہلسنّت مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم	مکتبۃ المدینہ، کراچی
31	بیاناتِ عطاریہ (حصہ دوم)	امیرِ اہلسنّت مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم	مکتبۃ المدینہ، کراچی
32	تذکرۂ امیرِ اہلسنّت (قسط ۳)	المدینۃ العلمیہ	مکتبۃ المدینہ، کراچی

www.dawateislami.net

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرود شریف کی فضیلت	1	میزان میں رکھی جانے والی پہلی چیز	20
شوہر پر بیوی کے احسانات	1	نظامِ فطرت بدلنے کا انجام	21
گھر کی خوشحالی میں شوہر کا کردار	4	نیکی کا حکم دیجئے	23
بیوی کے حُقُوق کی اہمیت	5	دیُّوث کسے کہتے ہیں؟	24
نظافت کا خُصُوصی اہتمام	6	گھر کا افسر	25
بیوی سے حُسنِ سلوک کے متعلق فرامین	7	بیوی کو کن صورتوں میں مار سکتا ہے؟	29
بے عیب بیوی ملنا ناممکن ہے	8	بیوی کو نہ مارنا افضل ہے	30
لمحۂ فکریہ	9	ظالم کا انجام	32
بیوی کی خطا معاف کرنے کا انعام	11	ایذاء کا بدلہ	32
صبر ایوب عَلَیْہِ السَّلَام کی مثل ثواب	12	ظلم کی معافی مانگ لو	33
بداَخلاق بیوی اور صابِر شوہر	12	اگر اختلاف بڑھ جائے تو کیا کرے؟	35
آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اُسوۂ حسنہ	13	طلاق سے متعلق مفید مدنی پھول	35
گھریلو کام کرنا سنّت ہے	15	طلاق دینے کا سب سے بہتر طریقہ	38
گھر میں بچے اور قوم میں مرد بن کر رہو	17	گھر امن کا گہوارہ کیسے بنے؟	39
شوہر پر عورت کے حُقُوق	18	شادی شدہ افراد کیلئے 19 مدنی پھول	39
نان نفقہ واجب ہے	18	ساس بہو میں صُلح کا راز	43
جتنا خرچ اُتنا ہی اجر	19	ماخذ و مراجع	45
سب سے زیادہ اجر والا دینار	20	❀ ❀ ❀	

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں بہ نیّتِ ثواب سنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذریعے **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور **ایمان کی حفاظت** کیلئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی اِنعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

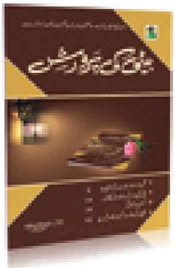

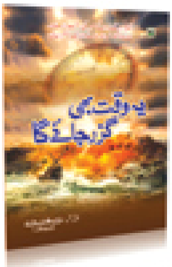

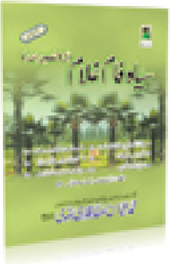

ISBN 978-969-631-477-6
0125191
MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net